



سوال

(403) لاٹوڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آلہ آواز جو انگریزی میں لاٹوڈ اسپیکر کہتے ہیں و عطا اور خطبہ میں جائز ہے یا نہیں؟ (سی اسے حمزہ از پالگھاٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لاٹوڈ اسپیکر رکھنا جائز ہے۔ وہ انسانی آواز سے جو بلند ہوا کرتی ہے۔

علمائے کرام!

امور مندرجہ ذیل کی اباحت و جواز یا حرمت کے متعلق تشریح فرمادیں۔ جوابات مختصر و نمبر دار ہوں۔ ینوا تو جروا۔

1- موجودہ دور کی لمبادات (جن کے استعمال سے ارکان اسلام کی ادائیگی میں خلل کا اندیشہ نہیں) سے فائدہ اٹھانا کیسا ہے؟

2- بدعت اور سنت میں کیا فرق ہے؟ اگر زمانہ نبوی کے بعد کی ہر نئی چیز یا نیا کام بدعت ہے تو مسلمانوں کی عہد نبوی ﷺ کے بعد کی اشیاء کا استعمال کیسا ہے۔ اور ہر چیز میں اصل اباحت ہے اس کی وضاحت فرمادیں۔

3- مسلمانوں کو زمانہ نبوی سے مختلف زبان۔ لباس۔ خوراک۔ زرائع تجارت۔ و طریقہ معاشرت اختیار کرنے کے جواز کی کیا دلیل ہے؟

4- دیگر قومیں اپنے خیالات عقائد و مذاہب کی اشاعت کے لئے لاٹوڈ اسپیکر استعمال کرتی ہیں۔ تاکہ ان کی آواز دور تک زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں تک پہنچ سکے۔ اور کچھ عرصہ سے مسلمان بھی اپنے مذہبی جلسوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر اسے جمعہ و عیدین کے خطبات میں بھی استعمال کیا جائے۔ تاکہ خطبوں کی افادیت و وسیع تر ہوسکے۔ تو کیا یہ ناجائز ہے؟ اور کیا لوگوں کا ایسے جلسوں میں جانا بند کر دیا جائے جہاں علماء کے و عطا کے لئے لاٹوڈ اسپیکر لگا ہوا ہو۔ (سائل محمد خلیل منوی)

جواب۔ منجانب مولانا محمد اسماعیل صاحب مدرس و خطیب جامع مسجد اہل حدیث گجرانوالہ الجواب وباللہ التوفیق۔



1- لمبجادات سے استفادہ بلا کراہت درست ہے۔ ریل۔ سیارہ۔ تار۔ ٹیلی فون۔ لائوڈ اسپیکر۔ وغیرہ اسی نوعیت کی اشیاء ہیں جہاں تک اسلام اور دین کی اشاعت یا استفادہ ممکن ہو ان کا استعمال بلا درست ہے۔

2- سنت اور بدعت میں فرق ایک ملہوظ بحث ہے۔ جس کے لئے شاطبی کی الاعتصام اور سید اسماعیل شہید کے رسالہ متعلقہ احکام تجزیہ و تکفین کی طرف رجوع فرمائیں۔ مختصر اتنا سمجھ لیجئے کہ بدعت کا تصور آپ ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"من احديث ف امرنا بما ليس منه فمورد الحديث"

"یعنی جو شخص امور دین میں اضافہ کرے۔ اور دین کی متعین مقداروں پر اضافہ کرے۔ اسے بدعت فرمایا گیا ہے۔" لمبجادات حالیہ عن رسا دین ہی نہیں۔ اس لئے ان سے استفادہ قطعاً بدعت کی تعریف میں نہیں آسکتا۔ بلکہ ان کا تعلق انتم علم با امور دینا کم سے ہے۔ یہ دیوبندی چیزیں ہم افادہ دینی امور سے استعمال کر سکتے ہیں۔ سامان حرب میں دنیا بدل چکی ہے۔ آج پرانے ہتھیاروں سے لڑنا اپنی موت کے محض پر تصدیق کے مرادف ہے۔

3- زبان۔ لباس۔ خوراک طریقہ تجارت میں اسلام کی اساسی ہدایات کو پیش نظر رکھ کر ساری چیزیں استعمال ہو سکتی ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"کل لبس ماشئت ما اخطا تک اثنتان سقر و مخيلة" (بخاری)

کبر و اسراف سے بچتے ہوئے ہر چیز استعمال فرما سکتے ہیں۔ الحلال بین و الحرام بین و سکتان اشیاء غیر نسیان البتہ طریقہ معاشرت ایک عام لفظ ہے۔ معلوم نہیں آپ کی کیا مراد ہے۔ ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر اس سے مراد ہندو و انہ بودو باش ہے تو یہ درست نہیں۔ اوضاع و اطوار میں دینی اوضاع کی پابندی ضروری ہے۔ دوسرے اوضاع کی طرف رجحان زہنی شکست کی دلیل ہے۔

4- لائوڈ اسپیکر کا استعمال تقاریر اور خطبوں میں یقیناً درست ہے ہم لوگ تو یہاں نمازیں اسے استعمال کرتے ہیں۔ بظاہر اس کے خلاف موہوم خطرات کے علاوہ کوئی شرعی دلیل میری نظر سے نہیں گزری سنا ہے بعض علماء دیوبند نے نمازیں استعمال کی مخالفت کی ہے۔ میری نظر سے ان کے دلائل نہیں گزرے۔ والسلام۔ محمد اسماعیل۔ مدرس و خطیب جامع مسجد اہل حدیث گجرانوالہ

جواب۔ از مولانا عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی جے پوری شیخ الحدیث مدرسہ احمدیہ سلفیہ لریا سرائے اور بھنگہ

الجواب۔ جواب نمبر 1۔ موجودہ دور کی لمبجادات جن کا شرعاً استعمال کرنا درست نہ وہ وہ استعمال کر سکتے ہیں۔

بُؤَالَّذِي خَلَقَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۲۹ سورة البقرة

"یعنی جو چیزیں زمین میں پیدا کی گئی ہیں۔ وہ سب تمہارے فائدے کے لئے ہیں۔"

دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْفُلْمُونِ ۸ سورة النحل

"یعنی اللہ تعالیٰ وہ وہ سواریاں اور چیزیں پیدا کرے گا جن کا تم کو علم نہیں۔" اس آیت میں آئندہ کی لمبجادات موٹر۔ ہوائی جہاز۔ ٹینک۔ ریڈیو۔ وغیرہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

جواب نمبر 2۔ بدعت وہ عمل ہے ج دین میں ثواب سمجھ کر کیا جائے۔ ہر نئی لمبجادات بدعت نہیں۔

"من احديث ف امرنا بما ليس منه فمورد الحديث" (بخاری)



”یعنی بدعت وہ امر ہے جو ہمارے دین میں نیا نکالا جائے۔ جیسے بدعت عید میلاد۔ بدعات محرم۔ بدعت تقلید وغیرہ اور سنت وہ کام ہے۔ جس کو نبی ﷺ نے قولاً و عملاً کیا ہو۔ اور اس کو امت کے لئے دین قرار دیا ہو اور آپ کا اسوہ حسنہ ہو لہذا مطلق نئی چیز بعد نبوت بدعت نہیں۔

جواب نمبر 3۔ ہر ایک لباس خوراک و ذرائع تجارت و طریقہ معاشرت جو شرعاً منع نہ ہوں۔ اور ان سے تشبہ کفار لازم نہ آئے درست ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنْهُمْ مُوَاطِّنَاتُ بَنَاتِ النَّكْلِ وَاللَّهُ لَعَنَ الْكُفْرَ وَاللَّعْنَةُ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْتَدِينَ [AY](#) سورة المائدة

”یعنی اسے ایمان والوں! جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ ہیں۔ ان کو لپٹنے پر حرام مت کرو۔ اور حکم خدا سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔“
دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

اسلام کسی ہیئت لباس و خوراک و ذرائع تجارت و طریقہ معاشرت ملکی سے نہیں۔ روکتا ہے۔ بشرط یہ کہ وہ شرعاً کسی صورت ممانعت خاص کے تحت نہ ہو۔ اسلام نے کسی خاص ہیئت لباس و خوراک خصوصی و ذرائع تجارت و طریقہ معاشرت کو محدود و معین نہیں کیا ہے۔ ہاں تشبیہ بالكفار و السنون و اسباب وغیرہ سے منع نہیں کیا ہے۔ اس کا خیال

جواب نمبر 4۔ لاٹوڈ اسپیکر کو امتداد صوت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔ جس جلسہ اور وظ میں لاٹوڈ اسپیکر لگایا گیا ہو اس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ کوئی وجہ ممانعت کی نہیں ہے۔ بیت اللہ میں بھی مفتویٰ علماء لاٹوڈ اسپیکر کے ذریعے نماز و خطبہ ہوتا ہے۔ لاٹوڈ اسپیکر سے مقصود و صرف آواز خطیب وہ واعظ ہو چنانچہ یہ کوئی باجا نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ ابو محمد عبد الجبار راکھنڈی لوی الجبھوری المدرس بدارالعلوم الحمدیہ السلفیہ لہر اسر اللے بدرہ بنجر (نور توحید لکھنؤء 25 اکتوبر 1951ء) (1)

1۔ حضرت مولانا صاحب عید اللہ مبارک پوری نے بھی مدلل طور پر جواز کا فتویٰ دیا ہے ملاحظہ ہو نور توحید لکھنؤ 12 (راز)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 587-590

محدث فتویٰ